حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی سیرت میں موجود چند تربیتی نمونے

تحریر: محمد لطیف مطہری کچوروی

مقدمہ:

حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے بارے میں کچھ لکھنا عام انسانوں کی بس کی بات نہیں آپ کے فضائل اور مناقب خداوند متعال، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ معصومین علیہم السلام ہی بیان کر سکتے ہیں۔آپؑ کائنات کی وہ بے مثال خاتون ہیں جنہیں دواماموں کی ماں بننے کا شرف حاصل ہوا۔آپؑ وہ ممدوحہ ہیں جس کی مدح سورۃ کوثر،آیت تطہیر اور سورۃ دہر جیسی قرآنی آیتوں اور سوروں میں کی گئی۔آپؑ وہ عبادت گزار ہیں جس کی نماز کے وقت زمین سے آسمان تک ایک نور کا سلسلہ قائم ہو جاتا تھا۔آپؑ وہ صاحب سخاوت ہیں جس نے فاقوں میں سائل کو محروم واپس نہیں جانے دیا۔آپؑ وہ باعفت خاتون ہیں جس کا پردہ تمام زندگی برقرار رہا کہ باپ کے ساتھ نابینا صحابی بھی آیا تو اس سے بھی پردہ فرمایا۔آپؑ وہ صاحب نظر ہیں کہ جب رسول خدا ﷺ کے سوال پر کہ عورت کے لئے سب سے بہتر کیا چیز ہے؟تو اس وقت آپؑ نے فرمایا: عورت کے حق میں سب سے بہتر شے یہ ہے کہ نامحرم مرد اسے نہ دیکھے اور وہ خود بھی کسی نامحرم کو نہ دیکھے۔{خیر لھن ان لا یرین الرجال و لا یرو نھن }۱۔رسول خدا ﷺ آپؑ کے بارے میں فرماتے ہیں: {ان اللہ یغضب لغضبک و یرضی لرضاک }۲۔بے شک خدا آپ کے غضبناک ہونے سے غصے میں آتا ہے اور آپ کی خوشنودی سے خوش ہوتا ہے۔انسانیت کے کمال کی معراج وہ مقام عصمت ہے جب انسان کی رضا و غضب خدا کی رضا و غضب کے تابع ہو جائے۔اگر عصمت کبری یہ ہے کہ انسان کامل اس مقام پر پہنچ جائے کہ مطلقاً خدا کی رضا پر راضی ہو اور غضب الہی پر غضبناک ہو تو فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا وہ ہستی ہیں کہ خداوند متعال مطلقاً آپ کی رضا پر راضی اور آپ کے غضب پر غضبناک ہوتا ہے۔یہ وہ مقام ہے جو کامل ترین انسانوں کے لئے باعث حیرت ہے۔ان کی ذات آسمان ولایت کے ستاروں کے انوار کا سرچشمہ ہے،وہ کتاب ہدایت کے اسرار کے خزینہ کی حد ہیں۔آپؑ لیلۃ مبارکۃ کی تاویل ہیں۔آپؑ شب قدر ہیں۔آپؑ نسائنا کی تنہا مصداق ہیں۔آپؑ زمانے میں تنہا خاتون ہیں جن کی دعا کو خداوند متعال نے مباہلہ کے دن خاتم النبین کے ہم رتبہ قرار دیا۔آپؑ کائنات میں واحد خاتون ہیں جن کے سر پر {انما نطعمکم لوجہ اللہ }۳-کا تاج مزین ہے۔وہ ایسا گوہر یگانہ ہیں کہ خداوند متعال نے رسول خدا ﷺ کی بعثت کے ذریعے مومنین پر منت رکھی اور فرمایا: {لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم.. }۴ اور اس گوہر یگانہ کے ذریعے سرور کائنات پر منت رکھی اور فرمایا: {انا اعطیناک الکوثر فصل لربک و انحر ،ان شانئک ھو الابتر } بے شک ہم نے ہی آپ کو کوثر عطا فرمایا۔لہٰذا آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں اور قربانی دیں۔یقیناً آپ کا دشمن ہی بے اولاد رہے گا۔اس مختصر مقالہ میں ہم سیرت حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا میں موجود چند تربیتی نمونوں کو پیش کرنے کی کوشش کریں گے۔

لغت میں سیرۃ، رفتار کے معنی میں آیا ہے۔ "حسن السیرہ؛ یعنی خوش رفتار یا اچھی رفتار۔" ۵۔ ابن منظور کے مطابق سیرۃ سے مراد: "سنت" اور " طریقہ " ہے۔ جیسے "السیرہ:السنہ؛ سیرت یعنی سنت اور راہ وروش کے معنی میں ہے۔سار بھم سیرۃ حسنۃ " یعنی ان کے ساتھ اچھا رویہ اور سلوک کے ساتھ پیش آیا۔ اصطلاح میں سیرہ سے مراد کسی انسان کی زندگی کے مختلف مراحل اور مواقع میں چھوڑے ہوئے نقوش اور کردار کے مجموعہ کو " سیرۃ" کہا جاتا ہے جسے دوسرے انسان اپنے لئے نمونہ عمل بنایا جاسکے۔ ٦

صاحب مفردات کے مطابق "رب" مصدری معنیٰ کے لحاظ سے کسی چیز کو حد کمال تک پہچانے، پرورش اور پروان چڑھانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ٧ صاحب التحقیق کا کہنا ہے اس کا اصل معنیٰ کسی چیز کو کمال کی طرف لے جانے اور نقائص کو تخلیہ اور تحلیہ کے ذریعے رفع کرنے کے معنیٰ میں ہے۔ ٧۔ بنابراین اگر اس کا ریشہ (اصل) "ربو" سے ہو تو اضافہ کرنا، رشد، نمواور موجبات رشد کو فراہم کرنے کے معنیٰ میں ہے لیکن اگر "ربب" سے ہو تو نظارت، سرپرستی ورہبری اور کسی چیز کو کمال تک پہنچانے کے لئے پرورش کے معنیٰ میں ہے۔

شہید مرتضی مطہری لکھتے ہیں: تربیت انسان کی حقیقی صلاحیتوں کو نکھارنے کا نام ہے۔ ایسی صلاحیتیں جو بالقوہ جانداروں (انسان، حیوان، پودوں) میں موجود ہوں انہیں بالفعل پروان چڑھانے کو تربیت کہتے ہیں۔ اس بناء پر تربیت صرف جانداروں سے مختص ہے۔ ٨

سیرہ تربیتی ہر اس رفتار کو کہا جاتا ہے جو دوسروں کی تربیت کی خاطر انجام دی جاتی ہے۔ اس بناء پر انسان کا ہر وہ رفتار جو وہ دوسروں کے احساسات، عواطف، یقین واعتقاد اور شناخت پر اثرانداز ہونے کے لیے انجام دیتا ہے، سیرت تربیتی کہا جاتا ہے۔ ٩

سیرت حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا میں موجود چند تربیتی نمونے

الف۔ گھریلو اور ازدواجی نمونہ

زندگی ایک ایسا مرکز ہے جس میں نشیب وفراز پائے جاتے ہیں زندگی میں کبھی انسان خوش، کبھی غمگین، کبھی آسائش اور کبھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اگر میاں بیوی بابصیرت اشخاص ہوں تو سختیوں کو آسان اور ناہموار کو ہموار بنادیتے ہیں۔ حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا اس میدان میں ایک کامل اسوہ نمونہ ہیں آپ بچپن سے ہی سختی اور مشکل میں رہی اپنی پاک طبیعت اور روحانی طاقت سے تمام مشکلات کا سامنا کیا اور جب شوہر کے گھر میں قدم رکھا تو ایک نئے معرکہ کا آغاز ہوا اس وقت آپ کی شوہر داری اور گھریلو زندگی کے اخلاقیات کھل کر سامنے آئے۔

ایک دن امام علیؑ جناب فاطمہؑ سے کھانا طلب کیا تاکہ بھوک کو برطرف کرسکیں لیکن جناب فاطمہؑ نے عرض کیا میں اس خدا کی قسم کھاتی ہوں جس نے میرے والد کو نبوت اور آپ کو امامت کے لیے منتخب کیا دو دن سے گھر میں کافی مقدار میں غذا نہیں ہے اور جو کچھ غذا تھی وہ آپ اور آپ کے بیٹے حسنؑ اور حسینؑ کو دی ہے امام نے بڑی حسرت سے فرمایا اے فاطمہؑ آخر مجھ سے

کیوں نہیں فرمایا میں غذا فراہم کرنے کے لیے جاتا تو جناب فاطمہؑ نے عرض کیا: {يَا أَبَا الْحَسَنِ إِنِّي لَأَسْتَحْيِي مِنْ إِلَهِي أَنْ تُكَلِّفَ نَفْسَكَ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ} اے ابوالحسن میں اپنے پروردگار سے حیاء کرتی ہوں کہ میں اس چیز کا سوال کروں جو آپ کے پاس نہ ہو۔۱۰۔

ب۔ سیاسی نمونہ

حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہاؑ کے سیاسی اخلاقیات کو درج ذیل عناوین کے تحت دیکھا جاسکتا ہے جیسے امام اور حجت خدا کا دفاع، امامت اور رہبری کی کامل پیروی اور فدک کے متعلق مختلف میدانوں میں مقابلہ اور جنگ وجہاد کے بندوبست میں خوشی اور دلسوزی سے حاضر رہنا۔ سب سے پہلے آپ نے غصب شدہ حق کو گفتگو سے حل کرنے کی کوشش کی اور قرآن کریم کی آیات سے دلیلیں قائم کیں۔

حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا خلیفہ کے پاس تشریف لے گئیں اور فرمایا: " لِمَ تَمْنَعُنِي مِيرَاثِي مِنْ أَبِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، وَ أَخْرَجْتَ وَكِيلِي مِنْ فَدَكَ؟! وَ قَدْ جَعَلَهَا لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ بِأَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى ؛۱۱؛ تم کیوں مجھے میرے بابا کے میراث سے منع کر رہا ہے اور تم کیوں میرے وکیل کو فدک سے بے دخل کر دیا ہے حالانکہ اللہ کے رسول نے اللہ کے حکم سے اسے میری ملکیت میں دیا تھا۔"

اسی طرح جب خلافت کا حق چھینا گیا تو دفاع امامت میں پورا پورا ساتھ دیا اور آپ حسن وحسین کا ہاتھ پکڑ کر رات کے وقت مدینہ کے بزرگوں اور نمایاں شخصیات کے گھر جاتے اور انہیں اپنی مدد کی دعوت دیتے اور پیغمبر کی وصیت یاد دلواتے۔۱۲

حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا فرماتیں ہیں اے لوگو! کیا میرے والد نے علیؑ کو خلافت کے لیے معین نہیں فرمایا تھا کیا ان کی فداکاریوں کو فراموش کر بیٹھے ہو کیا میرے پدر بزرگوار نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ میں تم سے رخصت ہو رہا ہوں اور تمہارے درمیان دو عظیم چیزیں چھوڑے جارہا ہوں اگر ان سے تمسک رہوگے تو ہرگز گمراہ نہیں ہوگے اور وہ چیزیں ایک اللہ کی کتاب اور دوسرا میری اہل بیت۔

ج۔ اقتصادی نمونہ

حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا اقتصادی اخلاقیات میں بھی ہمارے لیے اسوہ کامل ہیں سخاوت کے میدان میں آپ اپنے پدر بزرگوار کے نقش قدم پر چلتی تھیں۔ آپ نے اپنے بابا سے سن رکھا تھا "السخی قریب من اللہ" سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے۔

جابر بن عبد اللہ انصاری کا بیان ہے کہ رسول خدا نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی جب تعقیبات سے فارغ ہو گئے تو محراب میں ہماری طرف رخ کرکے بیٹھ گئے لوگ آپ کو ہر طرف سے حلقہ میں لیے ہوئے تھے کہ اچانک ایک بوڑھا شخص آیا جس نے بالکل پرانا کپڑہ پہنا ہوا تھا۔ یہ منظر دیکھ کر رسول خدا نے اس کی خیرت پوچھی اس نے کہا اے اللہ کے رسول میں بھوکا ہوں لہٰذا کچھ کو دیجئے

میرے پاس کپڑا بھی نہیں ہیں مجھے لباس بھی دیں۔ رسول خدا نے فرمایا فی الحال میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے لیکن تم اس کے گھر جاؤ جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں جاؤ تم فاطمہ کی طرف اور بلال سے فرمایا تم اسے فاطمہ کے گھر تک پہنچا دو۔ فقیر حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا کے دروازہ پر رکا بلند آواز سے کہا نبوت کے گھرانے والو تم پر سلام۔ شہزادی کونین نے جواب میں کہا تم پر بھی سلام ہو۔ تم کون ہو؟ کہا میں بوڑھا اعرابی ہوں آپ کے پدر بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہوا تھا لیکن رسول خدا نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے۔ میں فقیر ہوں مجھ پر کرم فرمائے خدا آپ پر اپنی رحمت نازل فرمائے حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا نے اپنا ہار یا گردن بند جو آپ کو حضرت حمزہ کی بیٹی نے ہبہ کیا تھا اتار کر دے دیا اور فرمایا امید ہے کہ خدا تم کو اس کے ذریعے بہتر چیز عنایت فرمائے۔ اعرابی ہار لے کر مسجد میں آیا حضور مسجد میں تشریف فرما تھے عرض کیا اے رسول خدا: فاطمہ زہرا نے یہ ہار دے کر کہا اس کو بیچ دینا حضور یہ سن کر رو پڑے اس وقت جناب عمار یاسر کھڑے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ کیا مجھے اس ہار کے خریدنے کی اجازت ہے رسول خدا نے فرمایا خرید لو جناب عمار نے عرض کی اے اعرابی یہ ہار کتنے میں فروخت کروگے اس نے کہا اس کی قیمت یہ ہے کہ مجھے روٹی اور، گوشت مل جائے اور ایک چادر مل جائے جسے اوڑھ کر میں نماز پڑھ سکوں اور اتنے دینار جس کے ذریعے میں گھر جاسکوں۔ جناب عمار اپنا وہ حصہ جو آپ کو رسول خدا نے خیبر کے مال سے غنیمت میں دیا تھا قیمت کے عنوان سے پیش کرتے ہوئے کہا: اس ہار کے بدلے تجھے بیس دینار، دوسو درہم، ایک بردیمانی، ایک سواری، اور اتنی مقدار میں گیہوں کی روٹیاں اور گوشت فراہم کررہا ہوں جس سے تم بالکل سیر ہو جاؤگے۔ جب یہ سب حاصل کیا تو اعرابی رسول خدا کے پاس آیا۔ رسول خدا نے فرمایا کیا تم سیر ہو گئے ہو؟ اس نے کہا میں آپ پر فدا ہو جاؤں بے نیاز ہو گیا ہوں۔

جناب عمار نے ہار کو مشک سے معطر کیا اپنے غلام کو دیا اور عرض کیا اس ہار کو لو اور رسول خدا کی خدمت میں دو اور تم بھی آج سے رسول خدا کو بخش دیتا ہوں۔ غلام ہار لے کر رسول خدا کی خدمت میں آیا اور جناب عمار کی بات بتائی رسول خدا نے فرمایا یہ ہار فاطمہ کو دو اور تمہیں فاطمہ کو بخش دیتا ہوں۔ غلام ہار لی کر حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا کی خدمت میں آیا اور آپ کو رسول خدا کی بات سے آگاہ کیا۔ حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا نے وہ ہار لیا اور غلام کو آزاد کردیا۔ غلام مسکرانے لگا۔ حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا نے وجہ پوچھی تو غلام نے کہا مجھے اس ہار کی برکت نے مسکرانے پر مجبور کیا جس کی برکت سے بھوکا سیر ہوا اور برھنہ کو لباس اور غلام آزاد ہو گیا پھر بھی یہ ہار اپنے مالک کے پاس پلٹ گیا۔ ۱۳۔

خلاصہ یہ کہ حضرت زہراؑ منصب امامت کے لحاظ سے تو اگرچہ پیغمبر گرامی ﷺ کی جانشین نہیں تھیں لیکن وجودی کمالات اور منصب عصمت و طہارت کے لحاظ سے کوئی دوسری خاتون اولین و آخرین میں سے ان جیسی نہیں ہے۔ جناب سیدہؑ علمی، عملی ،اخلاقی،اور تربیتی حوالے سے نمونہ عمل ہیں۔ انسان کی دینی و دنیاوی سعادت اس بات میں مضمر ہے کہ وہ ان ہستیوں سے

متمسک رہے جنہیں اللہ نے "اسوہ حسنہ "قرار دیا ہے۔بنابرین حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا ہمارے لئے زندگی کے ہر شعبے میں نمونہ عمل اور قابل تقلید ہے۔

{السّلام علیک أیّتها الصدّیقة الشهیدة الممنوعة إرثُها، المکسور ضلعها، المظلوم بعلها، المقتولِ وَلَدُها}

حوالہ جات:

۱۔حلیۃالاولیاء ج۲ص۴۰۔

۲۔ المستدرک علی الصحیحین، ج۳ص ۱۵۴

۳۔ انسان،۹۔

۴۔آل عمران، ۱۶۴۔

۵۔فیروزآبادی، القاموس المحیط، بیروت، دارالکتاب العربیہ، ۱۴۳۲ھ، ص۴۳۹۔

۶۔ محمد بن مکرم ابن منظور، لسان العرب، بیروت: دارالفکر، ۱۴۱۴ق، ج۴، ص۳۸۹؛ فخرالدین محمد طریحی، مجمع البحرین، تہران: مرتضوی، ۱۳۷۵، ج۳، ص۳۴۰۔

۷۔ معجم مقاییس اللغہ، ص۸۷۳؛ لسان العرب، ج۲، ص۱۴۲۰؛ مجمع البحرین، ج۲، ص۶۳؛ محمد مرتضی حسینی زبیدی، تاج العروس من جواہر القاموس، بیروت، دارالفکر، ۱۴۱۴ق، چ اول، ص۴۵۹ و۴۶۰.

۸۔مرتضٰی مطہری، تعلیم وتربیت در اسلام، تہران: صدرا، ۱۳۳۷ش۔ ص۴۳۔ ۔ مرتضٰی

۹۔ محمد داؤدی، سیرہ تربیتی پیامبر واہل بیت، تربیت دینی، بی تا، ج۲، ص۲۳۔

۱۰۔ باقر مجلسی، مجلسی، بحار الانوار، مؤسسہ الوفا بیروت، ۱۴۰۴ق، ج۴۳، ص۵۹۔

۱۱۔قزوینی، محمد کاظم، مترجم الطاف حسین، فاطمہ زہرا من المہدی الی الحد، قم، قزوینی فاونڈیشن، ۱۹۸۰، ص۳۴۳۔

۱۲۔ابراہیم امینی، ،اسلام کی مثالی خاتون، (مترجم،اختر عباس)، دارالثقافہ اسلامیہ، ۱۴۰۷ھ، ص۱۹۱۔

۱۳۔ مجلسی، محمد باقر، بحار الانوار، ج۴۳ فص۵۶و۵۷۔